تحریر : ڈاکٹر سید مبین اختر

اخباری مضمون

دوروں کی اذیتناک بیماری

(سچی کہانی فرضی نام کے ساتھ)

محمد احسن کی عمر ۱۶ سال ہے یہ اپنے والد کے ساتھ آئے۔انہوں نے بتایا کہ جب یہ چھ یا سات سال کے تھے اس وقت سے ان کو دورے پڑتے ہیں، یعنی آٹھ سال سے دورے پڑ رہے ہیں، دورے میں چکرا کر گر جاتے ہیں، ہاتھ پیر مڑ جاتے ہیں، آنکھیں بند ہو جاتی ہیں، منہ سے رال بہتی ہے۔اس وقت مکمل بے ہوش ہو جاتے ہیں، یہ کیفیت چار سے پانچ منٹ رہتی ہے، زیادہ تر صبح کے وقت میں دورہ پڑتا ہے اور ایک ماہ میں دو بار یہ کیفیت ہوتی ہے۔پریشانی اس وقت زیادہ ہوتی ہے جب یہ گھر سے باہر ہوں اور دورہ پڑ جائے۔پہلے کبھی کبھار دورہ پڑتا تھا، مثلاً 6 ماہ میں ایک بار یا ایک سال میں ایک بار مگر اب ایک ماہ میں دو بار یہ کیفیت ہو رہی ہے۔اس کے علاوہ احسن نے سر درد کی شکایت کی، اس کو چکر بھی آتے تھے، بھوک کم لگتی تھی، اس کی عمر کے بچے جس طرح صحت مند ہوتے ہیں یہ ایسا نہیں تھا بلکہ یہ کمزور تھا۔اس کے والد کو اس کی بے ہوشی کی کیفیت کے ساتھ یہ بھی فکر تھی کہ یہ اس قدر کمزور دبلا پتلا ہے اور غصہ بھی بہت کرتا ہے۔دورے کے بعد لاتعلق سا ہو جاتا ہے۔اس وقت بھی اس کو وقت کا صحیح شعور نہ تھا، یادداشت متاثر تھی، وہ گفتگو پر بھی ٹھیک سے توجہ نہیں دے پا رہا تھا۔پہلے پڑھائی میں ٹھیک تھا۔آٹھویں جماعت تک تعلیم حاصل کی ہے اس کے بعد پڑھائی چھوڑ دی، گھر والوں نے بھی زبردستی نہ کی کیوں کہ سب ہی لوگ اس کی بیماری پر پریشان تھے اور اس غلط فہمی کا شکار ہو گئے کہ اس پر کوئی اوپری اثر وغیرہ ہے یا کوئی جن ہے جو اسے اچانک بے ہوش کر ڈالتا ہے جس کی وجہ سے یہ اپنے ہاتھ پیر پٹکتا ہے۔وہ لوگ اپنے اس خیال کے سبب اس کو بابا کے پاس لے گئے اور یہ سلسلہ جاری رہا۔کبھی کہیں، کبھی کہیں بھٹکتے پھرے، اس دوران دورے بڑھ گئے، بیماری نے شدت اختیار کر لی، کیونکہ اصل حقیقت تو کچھ اور تھی، یعنی احسن ذہنی مریض تھا۔اسی دوران اس کے والد کے ایک دوست نے سنا کہ لڑکے کو دورے پڑ رہے ہیں تو اس نے بتایا کہ کراچی

نفسیاتی ہسپتال لے جاؤ۔ یہاں ان کے کئی رشتہ داروں کا علاج ہو چکا تھا، وہ لوگ ٹھیک ہو گئے تھے۔

احسن کے والد اسے لے کر آئے۔ یہاں اس کا مکمل طبی معائنہ کیا گیا۔ دماغ کا برقی خاکہ (E.E.G) اور سر کا ایکسرے کرانے کی ہدایت کی گئی۔ ان کے بعد ادویات شروع کروائیں۔ اس کے ساتھ ہی گھر والوں کی مشاورت کی گئی کہ یہ ایک ذہنی مرض ہے علاج سے دورے پڑنے بند ہو جاتے ہیں۔

اس مرض کا شکار اکثر مریضوں میں بیماری کی جسمانی علامتوں کے ساتھ ساتھ نفسیاتی الجھنیں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس کے لئے دوروں کے علاج کے ساتھ نفسیاتی مشورے بھی دیئے گئے اور غصہ، خوف وغیرہ جیسی علامات پر قابو پانے کیلئے ماحول کو بھی بہتر بنانے کا مشورہ دیا۔ اس مرض کا مکمل علاج اسی وقت ہو سکتا ہے جب اہل خانہ بھی مکمل تعاون کرتے ہیں۔ اگر مریض اسکول کا طالب علم ہے تو اساتذہ کو اس کے مسائل پر ہمدردی سے غور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

اس بیماری کا رشکار لوگوں کو اپنے کام کے دوران حفاظتی اقدامات کرنے بھی ضروری ہوتے ہیں۔ مثلاً بلندی پر چڑھتے وقت یا آگ کے نزدیک کام کرتے ہوئے یا ڈرائیونگ کرنے سے گریز بتایا جاتا ہے۔

عام طور پر دوروں کے درمیانی وقفوں میں لوگ روزمرہ کے معمولات پوری جسمانی اور فکری صلاحیتوں کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ جبکہ کچھ مریضوں میں غصہ اور خوف پیدا ہو جاتا ہے جیسا کہ احسن کے ساتھ بھی تھا۔ جیسے جیسے بیماری پر قابو حاصل ہوتا ہے ویسے ہی رویئے پر بھی قابو حاصل ہو جاتا ہے۔

اپنے مسائل اور ذہنی امراض کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھیں:
کراچی نفسیاتی ہسپتال، ناظم آباد نمبر 3، کراچی